263

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۴ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰۵

عید مبارک

"آج عید کا دن ہے۔ ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہے۔ فرشتے تیری تعظیم کرتے ہیں"
(الہام مسیح موعود)

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ٭ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

عید کا مبارک دن ایک سال کے بعد آیا ہے ہاں پورے ایک سال بعد۔ ہم میں سے بہتیرے گزشتہ سال اس عید کی خوشیوں میں ہمارے شریک تھے۔ مگر آج فنا کے ہاتھوں سفر آخرت اختیار کر چکے ہیں۔ اور کیا معلوم کہ آنے والی عید تک ہم میں سے کون زندہ رہے۔ اور کون مرے۔ پس وقت کو غنیمت سمجھو۔ اور انسانی حیات کی ناپائداری کا احساس کرکے اس عید کو اپنے لئے آخری عید تصور کرو۔

آج ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر عید عید ہے کوئی خورد و نوش کے انتظام میں مصروف ہے۔ تو کوئی لباس کی آرائش میں محو۔ مگر یہ سب چیزیں تو عارضی ہیں۔ بالکل عارضی۔ اور ایک ایسے جسم کے لئے جو آج ہے۔ تو کل پیوند خاک ہو جائے گا۔ پس اے عزیزو! اگر عید صرف تن بدن کی زیبائش یا پیٹ پوجا کا نام ہے۔ تو خدا کی قسم یہ عید سے ہنسی کرنا۔ اور اس مبارک تقریب کا مذاق اڑانا ہے اور اس صورت میں تمہاری عید ایک جھوٹی عید ہوگی۔ اور تم اپنے نفس کو دھوکا دینے والے ٹھہرو گے۔ اگر تمہارا جسم تنومند ہے۔ مگر روح کمزور۔ اگر جسم آراستہ ہے۔ مگر روح ہوا و ہوس کی گندگی میں لتھڑی ہوئی۔ اگر جسم کے لئے غذا تیار ہے مگر روح سے لاپرواہی۔ اگر جسم آزاد ہے۔ مگر روح نفس و شیطان کی قیدی۔ تو خدارا سوچو۔ کہ آج کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہو سکتا ہے؟

موجودہ زمانہ میں مسلمان کہلانے والے ہر قسم کی بدیوں کے دلدادہ ہیں۔ اور کھیل تماشوں کے والہ و شیدا۔ اور انہی کرتوتوں کی وجہ سے اپنے خدا سے دُور و مہجور۔ پھر ان کی عید کیونکر حقیقی عید ہو سکتی ہے؟ کیا کوئی عاشق اپنے معشوق سے جدا ہو کر زندہ رہ سکتا ہے۔ یا اپنے محبوب کی ناراضگی کو برداشت کر سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں مگر تم تو ہر آن اپنے خدا کو ناراض کرتے ہو۔ اور حیرت ہے۔ کہ تمہیں اپنے آقا کی ناراضگی کا کوئی احساس ہی نہیں ہوتا جبھی تو تم اس حالت کو پہونچے ہو۔ کہ ذلت و نکبت تمہارے مہمان ہیں۔ اور رسوائی و بے نوائی تمہارے در کی پاسبان۔ آہ! تمہاری عید بھی کوئی عید ہے:

مسلمانو! آسمان مضطرب ہے۔ اور زمین بے قرار تمہارا وجود دنیا پر بار ہے۔ یہ دنیا اور دنیا کے رہنے والے تمہیں دیکھ نہیں سکتے۔ آسمان کو تم سے غبار ہے اور زمین تمہارے خلاف۔ اور تم ہو۔ کہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کئے ہو۔ تمہارا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں۔ کوئی آقا نہیں۔ تم بھیڑوں بکریوں کی طرح منتشر ہو۔ مگر تمہارا کوئی گلّہ بان نہیں۔ اونٹوں کی قطار کی مانند محو گام ہو۔ مگر کوئی ساربان نہیں۔ پھر بھی تم سمجھتے ہو کہ تمہارے لئے آج عید ہے۔ ع

کسی یک جائی سے اب عہدِ غلامی کر لو
ملتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لو

مسلمانو! ایک بات سنو۔ تمہارے فائدہ کی بات ہے۔ تمہاری ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر آقائے تاجدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی روح بے قرار ہو گئی۔ اس نے خداوند عالم کے رحم و کرم سے اپیل کی۔ سو بشارت ہو۔ کہ خدا کے رحم و کرم کا سمندر حرکت میں آچکا ہے۔ اور اس نے تمہارے لئے حقیقی عید کا انتظام کر دیا ہے۔

وہ حقیقی عید کیا ہے؟ ظہور مہدی اور نزول مسیح موعود علیہ السلام۔ کہ ہزاروں اقطاب و اولیاء اس کی انتظار میں وفات پا گئے۔ اور تمہاری خاطر مسیح موعود کی آمد کے لئے چودھویں صدی کی تعیین کر گئے۔ سو خدا کا برگزیدہ۔ اسلام کا پہلوان حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے مبارک ہاتھوں پر قوموں کا احیاء مقدر ہے قادیان کی بستی میں ظاہر ہوا۔ مبارک ہیں وے جو قبول کرکے حقیقی عید کے وارث ہوں۔

مسلمانو! اس عظیم الشان امام کی شیریں مگر میخ کی طرح دل میں گڑ جانے والی آواز سنو:-

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو میرے دل کے بھید جاننے والا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو میرے ہر حال میں بھید جانتا ہے۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جو رات کو میری چیخ و پکار اور دعاؤں کو سنتا ہے۔ کہ میں اس رحیم و کریم خدا کی طرف سے اس گمراہی کے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنی سنت۔ اور قانون قرار دے دیا ہے۔ کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔ مگر بغیر شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر۔ اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا چلا آیا ہے۔ ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔"

"مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کر لے۔ جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔

اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو۔ کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا۔ کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو۔ کہ شائد غلطی ہو گئی ہو۔ اور شائد تمہاری یہ لڑائی خدا سے ہو"۔

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

دراصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو شانِ الٰہی ہرگز نہیں پہنچا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا۔ اور غور سے نہیں سنتا۔ اس وقت تک وہ پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے۔ تو اسے یہ نہیں چاہیئے۔ کہ سنتے ہی اس کی مخالفت کے لئے تیار ہو جائے۔ بلکہ اس کا فرض ہے۔ کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر ہو۔ اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔ میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں۔ وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے۔ وہ میری اپنی بنائی ہوئی نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی بات ہے۔ اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرأت اور دلیری کرتا ہے۔ وہ میری تکذیب نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی تکذیب کرتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے۔ مجھے اس کی تکذیب پر کوئی رنج نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے۔ کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔

یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے۔ اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے۔ جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے۔ جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون میں فرمایا ہے۔ پس اس وعدہ کے موافق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے موافق جو آپ نے اللہ تعالےٰ سے وحی پا کر فرمائی تھی۔ یہ ضروری تھا۔ کہ اس صدی کے سر پر جس میں سے انیس برس (اور آج ۱۹۳۶ء تک ۵۳ برس) گذر گئے۔ کوئی مجدد اصلاح دین اور تجدید ملت کے لئے مبعوث ہوتا۔ اس سے پہلے کہ کوئی خدا کا مامور اس کے الہام و وحی سے مطلع ہو کر اپنے آپکو ظاہر کرتا۔ مستعد اور رسید فطرتوں کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ صدی کا سر آ جانے پر نہایت اضطراب اور بیقراری کے ساتھ اس مرد آسمانی کو تلاش کرتے۔ اور اس آواز کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتی۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں ؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اے عزیزو یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آ چکا۔ اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیئے۔ اس میں سے بھی کئی برس گذر گئے۔ اور اس صدی میں جس پر امت کے اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا۔ اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔ کیا ان شوخیوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا۔ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں۔ آخر اس قدر تو خوف چاہیئے تھا۔ کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا۔ اور رمضان کے کسوف و خسوف نے اس کی گواہی دی۔ اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمن کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی۔ اور انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی۔ کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

جس زمانہ میں حَکَم آنا چاہیئے تھا وہ زمانہ موجود ہے۔ اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حَکَم نے اصلاح کرنی تھی۔ وہ قوم موجود ہے۔ اور جن نشانوں نے اس حَکَم پر گواہی دینی تھی۔ وہ نشان ظہور میں آ چکے ہیں۔ اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ اور زمین نشان ظاہر کر رہی ہے۔ اور مبارک وہ ہیں جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں ؎

آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

حضرت امیر المومنین کے دست مبارک سے صنعتی سکول کا افتتاح

قادیان ۲ر مارچ۔ آج ۹ بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ صنعتی سکول کا جو شیخ عبد الرحمن صاحب کے مکان واقعہ دار البرکات میں جاری کیا گیا ہے۔ افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر منتظمین نے جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حضور نے تقریر فرمائی۔ جو مفصل انشاء اللہ تعالےٰ اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ صنعت و حرفت کا سیکھنا اور سکھانا زندہ اور ترقی کرنے والی قوموں کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت لمبی دُعا فرمائی۔ پھر سکول کے تقریباً تمام اوزار نجاری و آہنگری کا معائنہ فرمایا۔ جو موزوں طریقہ سے ترتیب رکھے تھے۔ اور مشینوں پر اپنے دست مبارک سے کام کیا۔ مستری شبیر محمد صاحب ڈسکی لوہارے کا کام اور مستری نذیر محمد صاحب لاہوری بڑھئی کا کام سکھلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جن کے ذریعے حضور نے مشینوں کا افتتاح فرمایا۔ اور پونے گیارہ بجے واپس تشریف لائے۔ فی الحال چھ لڑکے داخل کئے گئے ہیں۔

حیدرآباد دکن کے ایک معزز نواب صاحب قادیان میں

سلطنت حیدرآباد دکن کے ایک معزز نواب میجر ممتاز یاور الدولہ بہادر علی گڑھ کانفرنس سے فارغ ہو کر امرتسر سے مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت حیدرآباد کے ساتھ جمعہ کے روز ۱۲ بجے قادیان تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کوٹھی دار الحمد میں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ ہفتہ کے روز علی الصبح مہمانخانہ و لنگرخانہ ملاحظہ فرماتے ہوئے نو وارد دہقانوں کی تعلیم قرآن کے لئے مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی جو روزانہ درس قرآن دیا کرتے ہیں۔ اس میں شریک ہوئے۔ اور بعد ازاں مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ پھر جامعہ احمدیہ کا معائنہ کیا۔ ابتدائی جماعتوں میں عربی بول چال کی تعلیم اور بڑی جماعتوں کے طرز تعلیم کو دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے۔ پھر ۱۲ بجے بمعیت جناب سید صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کی۔ اور پھر ناظر صاحبان سے بعض امور کے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اور تمام دفاتر کے رجسٹرات اور کاروبار کو دیکھا۔ اور اکثر مقامات سے دفاتر متعلقہ کے فارمز وغیرہ بھی حاصل کئے۔

صادق لائبریری (جو بعض نادر قلمی کتب و نایاب تفاسیر وغیرہ کے لحاظ سے دنیا میں اپنی نظیر آپ ہے) بالاستیعاب بہت حد تک اس کا ملاحظہ کیا۔ پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ و تحریک جدید کے بورڈنگ اور اس کے جدید انتظام کو بغور ملاحظہ فرما کر بہت ہی مسرور ہوئے۔

بورڈنگ کے کمروں میں نو عمر بورڈروں نے اپنے اپنے مقام رہائش پر پند و نصائح کے جو مطبوعہ قطعات لگا رکھے ہیں۔ آپ نے انکو پسندیدہ نظر سے دیکھ کر ان کی تعریف کی۔ اور جونہی اس کمرے سے آپ آگے بڑھے چند خورد سال بچوں نے اکرام ضیف کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قطعات دیوار سے اتار کر اپنے معزز مہمان کے آگے پیش کر دیئے۔ نواب صاحب کو ان ہونہار بچوں کا یہ جذبہ ایثار اور بالخصوص ان نونہالوں کی یہ ادا نہایت بھلی معلوم ہوئی۔ کہ ان بھولے بھالے پاکیزہ خصال میزبانوں نے اپنے مہمان کو تحفہ دیکر اظہار شکر کا موقعہ بھی نہ دیا۔ اور اپنے کمرہ میں چلے گئے۔ ایک لڑکے سے آپ نے سوال کیا۔ کہ تم علم پڑھ کر کیا کام کرو گے۔ جس کے جواب میں اس نے کہا کہ دینی کام کروں گا۔ اس جواب سے آپ بہت محظوظ ہوئے۔ پھر مغرب تک اکثر بزرگان ملت اور یورپ و امریکہ و افریقہ کے سابق مبلغین سے ملاقات کی۔

رات کو نواب صاحب کے خواہش ظاہر کرنے پر

باقی دیکھو صفحہ ۴

آل انڈیا نیشنل لیگ کا عملی پروگرام اور جماعت احمدیہ سے قربانیوں کا مطالبہ

جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی نمائندہ لیگ کی اہم تقریر

قادیان ۲۸ فروری۔ ۹ بجے شب مسجد نور میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نیشنل لیگ قادیان کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے نے بطور نمائندہ آل انڈیا نیشنل لیگ حسب ذیل تقریر کی:-

اس وقت میں آپ کے سامنے وفاتِ مسیح یا امکانِ نبوت کے مسئلہ پر کوئی تقریر کرنے کے لئے نہیں کھڑا ہوا۔ بلکہ اپنے دُکھے ہوئے دل کا درد نمایاں کرنے۔ اور اپنے مجروح سینے کے زخموں کو کھول کر دکھانے کے لئے کھڑا ہوں۔ اور میرا مقصد اپنے مظلوم بھائیوں کو دعوتِ عمل دینا ہے:

چودھویں صدی کے وسطِ آخر کے احمدی کی مظلومیت۔ ایک خونچکاں داستان۔ اور ایک دردانگیز کہانی ہے۔ قرونِ اولیٰ کی تواریخ کی ورق گردانی اس حقیقت پر شاہد ہے۔ کہ ترقی کرنے والی جماعت۔ دنیا کی تاریخ کو بدل دینے والی قوم اپنے ابتدائی مراحل میں آرام آسائش، سکون اور طمانیت کی زندگی بسر نہیں کرتی۔ بلکہ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر باب صبر آزما حادثات کا مرقع ہوتا ہے۔ ظاہری آنکھیں اس مایوس کن نظارہ کو دیکھ کر یہ فیصلہ دے دیتی ہیں۔ کہ اب اس قوم کی تباہی وبربادی لازمی اور اس کا خاتمہ یقینی ہے۔ مگر یہ مصائب وشدائد اہلِ بصیرت کی نظروں میں عظیم الشان تغیرات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ یہ رنج والم کی تاریکیاں، ظلم وستم کی آندھیاں دراصل تباہی وہلاکت کی خبر دینے والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں۔ اور اس کی بے انتہا رحمتوں کے بادل ہوتے ہیں:

اسی نوعیت کا یہ انقلابی دَور ہے جس میں سے اس وقت جماعت احمدیہ گزر رہی ہے بے شک اس وقت ہم پر ظلم کے بادل اُمڈ آئے ہیں۔ افکار و آلام کی تاریکیاں جمع ہیں۔ مگر ہمارے دلوں کے اندر وہ برقی طاقتیں مخفی اور وہ نورانی جلوے پنہاں ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ سب بادل پھٹ جائیں گے۔ اور فتح ونصرت کا سورج ہم پر طلوع ہو جائے گا۔ بے شک آج اس ظلم کی کیفیت ظالم کے ہاتھ اور دل پر اس کے اکثریت کے پندار کے باعث اثر انداز نہیں ہوتی مگر مظلوموں کے دلوں سے نکلی ہوئی آہیں عرشِ خداوندی کو ہلا کر چھوڑیں گی۔ اور دُنیا میں وہ تغیرات ضرور رونما ہوں گے۔ جن کے متعلق آج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے۔ لب پہ آسکتا نہیں محوِ حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

بزرگو اور بھائیو! آپ نے پیہم مظالم اور مسلسل دل آزاریوں اور شرارتوں کے خلاف اپنے مقدور کے مطابق، بلکہ اپنی طاقت سے بڑھ کر آواز اٹھائی۔ مگر اس کا کوئی اثر حکومت اور احرار پر نہ ہوا۔ اول الذکر کے لئے ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اور موخر الذکر نے ہمارے درد بھرے نالوں کو اپنی فتح اور کامرانی کی علامت سمجھ کر اپنی معاندانہ کارروائیوں میں اضافہ کر دیا:

اس فتنہ گر کو رحم تو کیسا ضد آگئی
جب ہم نے آہ کی تو جفا اس نے اور کی

لیکن بھائیو! یہ جو کچھ ہوا ہمارے لئے اچھا ہوا۔ کجا وہ دن تھے۔ کہ دُنیا ہمیں انگریزوں کا جاسوس قرار دیتی تھی۔ ہمیں "ٹوڈی" کہہ کر سرمایۂ استعمار سے ٹھکرا دیا جاتا تھا۔ اور کجا یہ کہ حکومت کے بعض افسر قانون کے منشاء کے سراسر خلاف ہم پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ، اور کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعات کا اطلاق کر کے ہمیں غلط طور پر "باغی" اور حکومت کے تختہ کو الٹنے والے قرار دیتے ہیں:-

دل خون ہوا۔ خاک ہوا۔ خوب ہوا داغ
ہر آن کی تکلیف تھی۔ ہر آن کا رنج تھا

ہم قانون کو نہیں توڑیں گے:

لیکن کیا اللہ تعالیٰ کو اس آنے والے تغیرات کا علم نہ تھا۔ کیا یہ اس افسوسناک تغیر مخاطب کی اس علیم بذاتِ الصدور خدا کو اطلاع نہ تھی۔ اسے یقیناً اطلاع تھی۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت ان الفاظ میں مطلع فرما دیا تھا۔ بلکہ اس کے نتائج بھی بالتفصیل بتا دیئے تھے:

"آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالیٰ تھا۔ جو آپ تھے آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ یہ طریق اچھا نہیں۔ اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔ خذ الرفق الرفق فان الرفق رأس الخیرات۔ نرمی کرو۔ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی۔ بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ روشن شد نشانہائے من بڑا مبارک وہ دن ہوگا" (اربعین نمبر ۱۔ صفحہ ۳۸) (تذکرہ صفحہ ۴۷۳)

"ما انت ان تترک الشیطان قبل ان تغلبہ الفوق معک والتحت مع اعدائک" (اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۲) (تذکرہ صفحہ ۴۷۴)

یعنی تو ایسا نہیں ہے۔ کہ تو شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ تو اس پر غلبہ پالے۔ غلبہ تیرے لئے ہے۔ اور مغلوبیت تیرے دُشمنوں کے لئے ہے:

پس پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ان آنے والے واقعات کی اطلاع قبل از وقت ہم کو دی۔ اور پھر ہمارے لئے ضروری ہدایات اور آخری نتیجہ سے بھی مطلع کیا:

قادیان کی سرزمین میں حکومت کے بعض افسروں نے جماعت احمدیہ کے متعلق قانون کی وہ تاویلیں کی ہیں جو خود قانون کے بنانے والوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ ہم نے ہائی کورٹ کے فیصلہ سے اس امر کو ثابت کیا۔ کہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نافذ کرنا سراسر خلافِ قانون تھا۔ ہم نے ثابت کیا۔ کہ احمدی بچوں کی مجالس پر کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کا اطلاق ناجائز اور خلافِ قانون تھا۔ ہم وہ لوگ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اور گورنمنٹ کے قانون کو اصل رنگ میں قائم کرنے والے ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں احرار نے خدا کے قانون کو توڑا۔ اور حکومت کے بعض نمائندوں نے حکومتِ وقت کے قانون کی خلاف ورزی کی۔ مگر ہم نے باوجود نہایت صبر آزما حالات کے کسی قانون کو توڑنا جائز نہیں سمجھا:

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے موقعہ پر قانون دان حضرات نے مشورہ دیا۔ کہ یہ نفاذ سراسر قانون کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کی خلاف ورزی کی جائے۔ مگر باوجود اس کے ہم نے اس کی خلاف ورزی نہ کی۔ اور خلاف ورزی کئے بغیر ثابت کر دیا۔ کہ ہم مظلوم تھے۔ اور حکومت کا یہ اقدام خود حکومت کے قانون کے خلاف تھا۔ اب بھی ہم حکومت کے قانون کو توڑیں گے نہیں۔ بلکہ خود حکومت سے اس کے قانون پر عمل کرائیں گے:

ان حالات میں "مذہبی ڈاکو" کے نام سے ایک ذلیل۔ اور حد درجہ شرمناک کتاب کا شائع ہونا ہمارے لئے قطعاً ناقابلِ برداشت اور "آب از سر گزشت" کے مقولہ کے مصداق ہے۔ اس کے متعلق آپ لوگوں کے جذبات کیا ہیں۔ مجھے ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ حکومت نے اس ذلیل چیتھڑے کی اشاعت کو روکنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔

اس صورتِ حالات میں "الفضل" میں ایک مقالۂ افتتاحیہ نکلا جس میں احمدی پبلک کی طرف سے آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور سے عملی پروگرام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ایڈیٹر صاحب روزنامہ "الفضل" نے اپنے ذاتی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ یا

آپ سب لوگوں کے زخمی دلوں کی دردناک آواز پیش کی۔ یہ آپ ہی جان سکتے ہیں (اس موقعہ پر تمام مجمع نے باواز بلند یک زبان ہو کر کہا۔ کہ وہ مضمون ہمارے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔) اس مضمون کو مرکزی نیشنل لیگ کے ارباب حل وعقد نے پڑھا۔ اور انہوں نے خاکسار کو بطور نمائندہ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں کی لیگوں کا دورہ کر کے ان کے حقیقی جذبات کو معلوم کرنے کے لئے مقرر کیا چنانچہ میں پنجاب کے قریباً سب اہم اضلاع کا دورہ کرتے ہوئے یہاں آیا ہوں۔ اور میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ قادیان سے باہر کے احمدی بھی احرار کے مظالم کی وجہ سے بعینہٖ اسی طرح بے تاب اور مضطرب ہیں۔ جس طرح آپ لوگ۔ میں نے موجودہ مظالم کا تصور آجانے سے ان کی آنکھوں کو پُر آب دیکھا۔ ان کے دلوں میں ٹیسیں اٹھتی دیکھیں ہیں۔ ان کے لب حرکت کرتے ہیں۔ مگر زبانیں خاموش ہیں۔ وہ بے تاب ہیں اس امر کے لئے کہ کب ان کی جانیں اور ان کے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے طلب کئے جائیں۔ تا سلسلہ احمدیہ کی موجودہ دلآزاری اور ہتک کا ازالہ ہو سکے۔

پس بھائیو اور بزرگو! اس صورت حالات کا آل انڈیا نیشنل لیگ نے اچھی طرح مطالعہ کیا ہے۔ اور آج میں اس قابل ہوں۔ کہ آپ کو آل انڈیا نیشنل لیگ کی طرف سے یہ خوشخبری سنا دوں۔ کہ اس نے پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ اور اسے ذمہ وار کارکنوں کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے۔ جس پر عمل شروع ہونے والا ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں۔ کہ شروع ہو گیا ہے۔ اور میں یہ پیغام لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ کہ اب جبکہ وہ پروگرام برسر عمل آگیا ہے۔ آپ سب کا فرض ہے۔ کہ ہر جانی اور مالی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ جس دوست سے ذمہ وار ارکان جس قربانی کا بھی مطالبہ کریں۔ وہ بے چون وچرا اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مستعد اور تیار ہو جائے۔ (اس موقعہ پر تمام حاضرین نے باواز بلند کہا۔ کہ ہم میں سے ہر شخص ہر وقت ہر قربانی کے لئے تیار رہے) وہ پروگرام پبلک کے سامنے نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس میں کوئی خلاف قانون بات ہے۔ بلکہ اس لئے کہ پروگرام کی کامیابی کے لئے اس کا مخفی رکھنا ضروری ہے۔ آپ لوگوں کے لئے صرف اتنا جان لینا کافی ہے۔ کہ جس قسم کی قربانی کی ضرورت ہوگی۔ اس کا انفرادی یا اجتماعی مطالبہ کیا جائیگا پس آج میں آپ دوستوں اور ان تمام باہر کی لیگوں کو جن تک میری یہ آواز پہونچے۔ یہ پیغام پہونچاتا ہوں۔ کہ وہ پوری طرح مستعد اور تیار رہیں۔

دوسرا امر جو پروگرام کے متعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس پروگرام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو اس وقت آپ کو بتایا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنی مظلومیت کو ہر ممکن طریق سے دنیا میں پھیلا دیں۔ اپنے زخمی دلوں کو برہنہ کر کے دنیا کو دکھائیں۔ اپنے بھائیوں دوستوں۔ رشتہ داروں۔ ملکیوں۔ غیر ملکیوں غرضیکہ ہر طبقہ میں ان مظالم کی اشاعت کریں۔ جو احرار یا حکومت کے بعض حکام کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جا رہے ہیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر آپ لوگ تحریر اور تقریر سے اپنی مظلومیت کی داستان پوری طرح الم نشرح کر دیں۔ تو یہ بہت بڑا زبردست اور مؤثر کام ہوگا۔ ممکن ہے کسی شخص کے ذہن میں اس کام کی اہمیت نہ آئے۔ مگر دستور اساسی کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ بہت زبردست پروگرام ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے۔ کہ وہ جذبات جو آپ کے دلوں میں موجزن ہیں۔ ان کو ظاہر کریں۔ ؎

دل کے سو ٹکڑے ہوں آجائے کلیجہ مونہہ کو
ضبط سے آہ نہ نکلے یہ جگر کس کا ہے

اگر بعض ذمہ دار اور با اختیار حکام پر آپ کے اس درد انگیز نالوں کا اثر نہ ہوگا۔ تو پھر بھی وہ رائگاں نہ جائیں گے۔ کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ سوز وگداز اور درد سے لبریز آہیں عرش خداوندی کو ہلا دیں گی۔ اور پھر وہی عظیم الشان نتائج رونما ہوں گے۔ جو ابتدائے آفرینش سے انبیاء اور ان کی جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا رہا۔ احراری گندے سے گندا لٹریچر شائع کر کے پھولے نہیں سماتے۔ مگر ان کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے غلاموں میں کئی ابوعبیدہ اور مثنیٰ جیسے اولوالعزم جرنیل ہیں۔ جو دشمنان حق وصداقت کے مونہہ میں لگام دے سکتے ہیں۔ کیا ہم احرار کے قائدین۔ پیروں اور سجادہ نشینوں کی ناپاک زندگیوں سے ناواقف ہیں کیا ہمیں بعض لیڈر کہلانے والوں کی تھیٹروں میں ایکٹروں کی زندگی بسر کرنے کے حالات سے ناواقفیت ہے۔؟ کیا راولپنڈی کی مسجد کا واقعہ ہم نے نہیں سنا ہمیں سب کچھ معلوم ہے مگر ہم نے ان رازوں کے چہرہ سے نقاب کشائی کو اپنے وقار کے خلاف سمجھا۔

پس جہاں میں احرار اور حکومت کے بعض حکام کو جن کا شیوہ احمدیوں کی ایذا رسانی ہے۔ یہ بتاتا ہوں۔ کہ یہ کھیل جو ہمارے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ خود انہی کے لئے مضر اور نقصان رساں ثابت ہوگا۔ وہاں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم کو ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کی توفیق دے۔ تا کہ ہم دنیا میں شریعت اور حکومت کے قوانین کا احترام قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیوالے اور دشمنان احمدیت کے مظالم کا پورا بدلہ لینے والے ہوں۔

اس تقریر پر نیشنل لیگ قادیان نے ہر قربانی کے لئے پوری آمادگی کا اظہار کیا۔ اور یقین دلایا۔ کہ جو بھی مطالبہ آل انڈیا نیشنل لیگ کریگی۔ اسے دل وجان سے پورا کیا جائے گا۔

ترجمان احرار کی طرف سے مدیر "احسان" کی تواضع

وہی احرار اور ان کا "ترجمان" جو کل تک مدیر دسردبیر "احسان" کے گن گاتے نہ تھکتے تھے۔ ان کے انداز تحریر کے ثنا خواں اور ان کی اصابت رائے کے ڈھول پیٹتے رہتے تھے۔ آج اس پر طعن وتشنیع اور شرمناک الزام تراشی پر اتر آئے ہیں۔ کہ مدیر موصوف نے صدر احرار کے گھناؤنے چہرہ سے کسی قدر نقاب کیوں سرکا دیا ہے۔ ذرا ان مدعیان تہذیب وشرافت کا انداز تحریر ایک ایسے شخص کے متعلق ملاحظہ ہو۔ جو اپنا سارا تحریران کی جا و بے جا حمایت میں صرف کر چکا۔ اور جب اپنے حامی اور مددگار لوگوں کے ساتھ احرار کا یہ سلوک ہے تو اندازہ فرمایئے۔ جن سے اپنی کھلی دشمنی اور عداوت کا اعلان کریں۔ ان کا طرز عمل کس قدر انسانیت کش ہے۔

مدیر "احسان" کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) "معاصر احسان نے اس موضوع پر جس قدر مقالے لکھے۔ ان میں جذبات کی فراوانی کے ساتھ ساتھ ایسا انداز تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ جو کسی بلند پایہ اخبار یا ایڈیٹر کے شایان شان نہیں"۔

(۲) "کھسیانی بلی کی طرح مجلس (احرار) کا کھمبا نوچنا شروع کر دیا۔ مدیر احسان کے نزدیک شائد یہ انداز تحریر مستحسن ہو۔ لیکن مذاق سلیم کے نزدیک اس نوع کی مبتذل روش قابل صد ہزار نفرت ہے"۔

(۳) "فاضل معترض کی پبلک زندگی کا آغاز ایسی مذموم اور قابل نفرت برادری بندی سے ہوا۔ کیا مولانا مرتضےٰ احمد خان صاحب اس حقیقت نفس الامری سے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے افغان اور صرف افغان قوم کی خدمت واصلاح کے لئے جریدہ افغان جاری کیا۔ اور اس اخبار کے تمام صفحات صرف افغان قوم اور افغانستان کے لئے وقف رہے۔ اور پھر جب مدیر افغان کو ایثار وقربانی کا موقعہ نصیب ہوا۔ تو وہ بھی اسلام کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف افغان قوم کے ایک خاص معاملہ کے لئے تھا۔ کیا اس سے بڑھ کر برادری بندی کی عصبیت کا روشن ثبوت اور بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ اور پھر موجودہ جبین بحث کی تہ میں جب اس برادری بندی کا جذبہ کارفرما ہو۔ تو اس قسم کا ماضی وحال رکھنے والا شخص دنیا کو یہ کیونکر یقین دلا سکتا ہے۔ کہ وہ دل سے تخمیس برادری کا منکر ہے"۔ (مجاہد یکم مارچ)

اگر احرار کے نزدیک مدیر احسان کا یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ کہ وہ افغان ہے۔ اور کسی وقت اس نے "افغان" نامی اخبار جاری کیا تھا۔ اور یہی اس کا "ماضی اور حال" ہے تو اتنا بتا دیا جائے۔ کہ احرار کی حمایت میں وہ ڈیڑھ دو سال سے جو خاک اڑا رہا ہے۔ اسے کیوں ماضی اور حال سے خارج کر دیا گیا ہے۔

مولوی ثناء اللہ کے ایک اعتراض کا جواب

طاعون کا رک جانا بھی حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق ہے

انبیاء علیہم السّلام کے منکرین کی عجب کیفیت ہوتی ہے۔ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر انکار کی وجہ سے ایک ایسا پردہ پڑ جاتا ہے جس سے وہ صداقت کے سمجھنے سے بالکل عاجز و قاصر ہو جاتے ہیں۔ وہ کھلے کھلے معجزات دیکھتے ہوئے انکار کرتے اور واضح نشانات سے منہ موڑتے ہیں۔ ان کے لئے چاند کا انشقاق ایک سحر سلری سے بڑھکر حیثیت نہیں رکھتا اور اللہ تعالےٰ کے وہ قہری نشانات جن کا نشانہ ان کے معاندین بنتے ہیں۔ محض اتفاق اور نیچر کا نتیجہ قرار پاتے ہیں۔

یہی حال اس زمانہ میں معاندینِ احمدیّت کا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ہر پیشگوئی کے متعلق کوئی نہ کوئی عذر اور بہانہ پیش کر دیتے ہیں۔ خواہ وُہ عذر کیسا ہی نامعقول کیوں نہ ہو۔ خصوصًا ایسی واضح پیشگوئیوں کے متعلق جن کی وجہ سے خوفِ خدا رکھنے والے قلوب میں ہلچل پیدا ہو جائے۔ ان پر پردہ ڈالنے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگاتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کی زندگی اس وقت موت سے بھی بدتر ہے۔ اخبار اہلحدیث ۱۴؍ فروری میں پوچھتے ہیں۔ کہ کیا سارا ہندوستان مرزائی ہوگیا؟ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ جس میں حضور نے طاعون کی وباء کے متعلق لکھا ہے: "خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وُہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں۔ تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔" (دافع البلاء صفحہ ۵)

مولوی صاحب نے اپنی حیلہ جُو طبیعت کے تقاضا سے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ "ملک پنجاب میں خصوصًا اور ہندوستان میں عمومًا طاعون بفضلہٖ تعالےٰ معدوم ہے۔ کسی اخبار میں طاعون کا ذکر ہوتا ہے۔ نہ سرکاری رپورٹوں میں۔" اس کے بعد لکھا ہے "کیا ہندوستان کے سب باشندوں نے رسول قادیانی کو مان لیا۔ اگر نہیں مانا۔ تو کیا قادیان کے لوگوں نے مان لیا۔"

چونکہ مولوی صاحب کے پیشِ نظر صرف عناد اور تکذیب ہے اس لئے انہوں نے لوگوں کو مغالطہ دینے کی خاطر عبارت کا صرف ایک حصّہ درج کیا ہے۔ ورنہ اگر ساری عبارت کو پڑھا جائے۔ اور صفحہ ۶ کو ہی دیکھ لیا جائے۔ تو اعتراض کا نام و نشان نہیں رہتا۔ بلکہ اس وقت طاعون کا نہ ہونا خود پیشگوئی میں درج ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت دوبالا ہو جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں "چار سال ہوئے۔ کہ میں نے ایک پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ پنجاب میں سخت طاعون آنے والی ہے۔ اور میں نے اس ملک میں طاعون کے سیاہ درخت دیکھے ہیں۔ جو ہر ایک شہر اور گاؤں میں لگائے گئے ہیں۔ اگر لوگ توبہ کریں۔ تو یہ مرض دو جاڑے سے بڑھ نہیں سکتی۔ خدا اس کو دفع کر دیگا۔ مگر بجائے توبہ کے مجھکو گالیاں دی گئیں جس کا نتیجہ طاعون کی یہ حالت ہے۔ جو اب دیکھ رہے ہو۔ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ اس کی یہ عبارت ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیّر ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم انّہٗ اوی القریۃ۔ یعنے خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں۔ جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وُہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں۔ تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔ اور وُہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو۔ کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی۔ کہ وُہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ وہ دونو پہلو پورے ہوگئے۔" (دافع البلاء صفحہ ۴-۵)

اس ضمن میں خدا تعالےٰ کے یہ الہامات تحریر فرماتے ہیں۔ ما کان اللّٰہ لیعذّبھم وانت فیھم انّہٗ اوی القریۃ۔ لولا الاکرام لھلک المقام۔ انی انا الرحمٰن دافع الاذٰی۔ انی لا یخاف لدیّ المرسلون انی حفیظ۔ انی مع الرسول اقوم۔ الوم من یلوم۔ افطر واصوم۔ غضبت غضبًا شدیدًا۔ (صفحہ ۶) اور ان کا ترجمہ یہ کیا ہے خدا ایسا نہیں۔ کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اس کی تباہی سے بچا لیگا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا۔ اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا۔ تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ میں رحمان ہوں۔ جو دُکھ کو دُور کرنے والا ہے۔ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگہ رکھنے والا ہُوں میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اس کو ملامت کرونگا۔ جو میرے رسول کو ملامت کرتا ہے۔ میں اپنے وقتوں کو تقسیم کردونگا۔ کہ کچھ حصہ برس کا تو میں افطار کرونگا۔ یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کرونگا۔ اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھونگا۔ یعنی امن رہیگا اور طاعون کم ہو جائے گی۔ یا بالکل نہ رہے گی۔" (صفحہ ۷)

ان عبارات سے واضح اور عیاں ہے۔ کہ طاعون ہمیشہ کے لئے لگاتار اور مسلسل نہیں جاری رہے گی۔ بلکہ وحی الٰہی کے مطابق صوم اور افطار کی حالت ہوگی۔ کبھی ہوگی۔ اور کبھی نہ ہوگی۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ اعتراض کہ اس وقت طاعون کیوں نہیں عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔ نہ کہ باعثِ اعتراض۔ گذشتہ سال جنوری و فروری ۱۹۳۵ء میں طاعون کا دور دورہ تھا۔ چنانچہ گجرات کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں احمد آباد۔ جام نگر۔ اور اس کے ارد گرد سخت طاعون پڑی تھی۔ غرض حالتِ وباء اور حالتِ امن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الہامات میں بالتصریح ذکر ہے۔

(ملک محمد عبداللہ جامعہ)

مولوی عمرالدین شملوی کے سابقہ عقائد

ہر ایک انسان صاحب اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اور جو چاہے عقیدہ اختیار کر لے لیکن کسی سابقہ عقیدہ کو ترک کرنے اور نئے عقیدہ کے اختیار کرنے کے لئے جب تک کوئی زبردست دلائل موجود نہ ہوں۔ یہی سمجھا جائیگا کہ ایسا انسان یا تو سخت دھوکہ خوردہ ہے یا پھر دنیا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ ان عقائد کو مدتوں پبلک میں پیش کرتا رہا ہو۔ مولوی عمرالدین صاحب کے سابقہ اور موجودہ عقائد میں بُعد المشرقین ہے۔ اس سے احباب بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت سے کتنے دور ہو چکے ہیں۔ اور دلائل اور حقانیت سے انہیں دور کی بھی نسبت نہیں۔

مولوی صاحب ۱۱ مئی ۱۹۱۶ء کو قول فیصل کے ٹائیٹل پیج پر لکھتے ہیں۔

"جب کہ آنے والا عیسیٰ نبی اللہ اسی امت میں سے ہے اور وہی امام مہدی بھی ہے تو ختم نبوت کا اعتراض اڑ جاتا ہے۔ اور غیر احمدی خاموش رہ جاتے ہیں۔ لیکن آہ۔ آج مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال انہیں بوسیدہ اعتراضوں کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اور کئی دفعہ جواب پا کر بھی خاموش نہیں ہوتے مگر ہم عام اہل اسلام کے لئے اتمامًا للحجت نہایت اختصار سے ختم نبوت کی تشریح کر دیتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ہمارے مخالف مسلمان خود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ چونکہ اسرائیلی نبی عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول تابع شریعت محمدیہ ہونگے اور امت محمدیہ میں داخل ہونگے۔ اس لئے ان کی نبوت سے ختم نبوت میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس عیسیٰ کی نبوت مستقل نبوت ہے لہذا ثابت ہوا۔ کہ اگر امت محمدیہ میں سے کوئی نبوت کے مرتبہ کو پہنچ جاوے۔ تو یہ کسی طرح بھی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے۔ جسے تمام بزرگان دین مانتے چلے آئے ہیں۔ اور ہم ذیل میں چند شہادتیں نقل کرتے ہیں (یہاں پر دس شہادتیں نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔) "تلک عشرۃ کاملۃ ورنہ اس قسم کے دلائل اور بھی بہتیرے موجود ہیں۔ جنہیں بسبب عدم گنجائش چھوڑتا ہوں۔ اور خاتمہ پر حضرت خاتم الخلفاء مسیح موعود نبی اللہ ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ صاحب منصب نبوت سب سے زیادہ شہادت دینے کا احق ہے۔ اور اس کی شہادت سب سے درست ہے سو آپ اپنے مخالف علماء کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ

(۱) علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ قرآن میں خاتم النبیین جو آیا ہے۔ جس پر الف لام بھی پڑے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب بند ہو چکی ہے۔ پس اب اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہوگا وہ کافر ہے۔

(تقریر مسیح موعود از الحکم، فروری ۱۹۰۳ء)

(۲) اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی **نبی تراش** ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔ . . . . . یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ **اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔**

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷، ۱۰۰)

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوگیا کہ متقدمین کا بھی ختم نبوت کے متعلق وہی مذہب ہے جو آج احمدی جماعت کا ہے اور چونکہ دلائل مذکورہ بالا کے مخالف متقدمین میں سے کسی نے بھی قلم نہیں اٹھایا۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ تمام مسلمانوں کا یہی مذہب رہا ہے۔ ہاں اب منکران مسیح موعود محض دھوکہ دینے کے لئے حضرت مسیح موعود کی طرف نبوت مستقلہ یا تشریعی نبوت کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں۔ جو محض غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے صاف فرمایا ہے۔ کہ:۔

ہمارے الہامات میں جو نبی کا لفظ آیا ہے تو یہ شرطیں ساتھ رکھتا ہے اول یہ کہ نئی شریعت نہیں لایا۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔ (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء)

بالآخر یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود کی نبوت دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت ہے۔ کیونکہ مسیح موعود حسب عندیہ قرآن و آخرین منہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بروز ہیں۔ جو جمیع کمالات محمدیہ ہی کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ اب بجز اس کی اتباع کے کسی کو فیض نبوت نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کا بروز موعود خاتم الاولیاء ہے۔ جس سے منہ پھیرنا دراصل خدا اور رسول سے منہ پھیرنا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی شقاوت نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ الموعود صاحب الہدیٰ۔"

کیا مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اس انجام سے بچنے کی کوشش کرینگے جو ان عقاید کے منکرین کے لئے انہوں نے خود تجویز کی ہے۔ خاکسار عبدالحکیم احمدی از دھلی

نیشنل لیگ لاہور کی اہم قراردادیں

نیشنل لیگ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۰ فروری کو زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ ایم۔ ایل۔ سی صدر نیشنل لیگ لاہور منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) عملہ ڈاک خانہ قادیان نے جو رویہ احمدی پبلک قادیان کے متعلق اختیار کر رکھا ہے وہ نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ یہ اجلاس محکمہ ڈاک کے افسران سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام شکایات کے متعلق جو اخبار "الفضل" میں وقتاً فوقتاً عملہ کے متعلق شائع ہوتی رہتی ہیں تحقیقات کر کے قصوروار عملہ والوں کو قرار واقعی سزا دے۔

(۲) یہ اجلاس پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے احمدی بھائیوں کے ساتھ نہایت درجہ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور غیر احمدیوں نے جو ظالمانہ سلوک ان سے روا رکھا ہے۔ اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حکام ضلع سے مطالبہ کرتا ہے کہ مظلومین کی دادرسی کی جائے۔

(۳) قرار پایا۔ کہ "مذہبی ڈاکو" جیسی گندی۔ غلیظ اور دل آزار کتاب کو ابھی تک ضبط نہ کرنے میں حکومت نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی کا ثبوت دیا ہے۔ اس وجہ سے ہم محترم صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی خدمت میں نہایت زور سے گذارش کرتے ہیں کہ چونکہ "آب از سر گذشت" والا معاملہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم کو کسی عملی قدم کے اٹھانے کی اجازت دی جائے۔

(۴) یہ جلسہ حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں اپنی گزشتہ سال کی شرارتوں کا اعادہ کر رہے ہیں۔ لیکن افسران متعلقہ خاموش ہیں ان کی یہ صریح بے انصافی اور غفلت بہت بڑے فتنہ کا پیش خیمہ ہوگی۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ خطرناک صورت حال کے پیدا ہونے سے پیشتر انسدادی تدابیر عمل میں لائے۔

(۵) قرار پایا۔ کہ یہ اجلاس صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کو یقین دلاتا ہے کہ سلسلہ کے ناموس کی خاطر ہم ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہیں۔

(۶) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول اخبار "الفضل"۔ "الحکم"۔ "فاروق" صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ گورنمنٹ پنجاب۔ پوسٹماسٹر جنرل پنجاب۔ اور ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو بھی جائیں۔ سیکرٹری نیشنل لیگ لاہور

غیر مبایعین سے مناظرہ

۲۳ فروری۔ غیر مبایعین کی خواہش پر ان کے سکرٹری قاضی فضل قادر صاحب کے ساتھ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قاضی محمد نذیر صاحب کا مناظرہ ہوا۔ پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ قاضی صاحب نے تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ خاکسار شیخ محمد یوسف

بقیہ صفحہ ۲

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید ملاقات کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اور تحریک جدید کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اتوار کے روز نواب صاحب کے اعزاز میں احمدیہ کور کی پریڈ جامعہ احمدیہ کی وسیع گراؤنڈ میں کی گئی۔ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ۱۰۰ احمدی والنٹیرز کی پریڈ ملاحظہ فرما کر بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ ختم پریڈ کے بعد آپ نے آفیسرز اور ٹیلین کو قریب بلا کر اپنے پُرمسرت جذبات و خیالات ظاہر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مہمان نوازی اور بزرگانِ ملت کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب نے نواب صاحب ممدوح کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے حاضرین سے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ اور بتایا۔ کہ نواب صاحب ایک معزز ایشیائی سپہ سالار نواب سر کرنل افسر الدولہ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ وی۔ او وایڈیکانگ کنگ امپریل سابق کمانڈر انچیف حیدر آباد کے داماد ہیں۔ ۲۸ سال ملٹری خدمات انجام دینے کے ماسوا قومی ادارہ آصفیہ ہائی سکول اور مسلم صنعتی گرلز اسکول کے آپ بانی ہیں جناب موصوف کو قومی کاموں سے ہمیشہ گہری دلچسپی رہی ہے۔ آپ ہندوستان کے قومی اداروں کی تعلیمی و تنظیمی حالات دیکھنے کے لئے اکثر سفر کیا کرتے ہیں۔ اور ہر ایک عمدہ بات کو نوٹ فرما کر اپنے ادارہ میں اس کو رائج کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے۔ نیز چونکہ ہمارے سلسلہ کے اخبارات کا بھی مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

اس سلئے موجودہ فتنہ احرار کے متعلق نواب صاحب کو واقعات کے معلوم کرنے اور بچشم خود صحیح حالات کے دیکھنے کا خیال تھا۔ لہذا آپ نے اب تمام حالات کا مشاہدہ فرما کر احراری غلط پراپیگنڈے کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا اور قادیان کے جملہ کاروبار کے متعلق آپ اپنے ساتھ اس خیال کو لیجا رہے ہیں۔ کہ یہاں کے جملہ کاروبار میں اخلاص و ایثار وللّٰہیت کارفرما ہے۔ سید صاحب موصوف نے آخر میں اپنے ہموطن نواب صاحب موصوف کیطرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور تمام بزرگانِ ملت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد نور ہسپتال و دیگر صنعتی فیکٹری بنگال فیکٹری و ہوزری ورکس و ایڈیٹران اخبارات مقامی کے دفاتر میں تشریف لے گئے اسی ضمن میں احرار کے بعض ان مقامات کا بھی معائنہ فرمایا جن کے متعلق احراری زمین و آسمان کے قلابے ملا کر ہندوستان کے مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ابلہ فریبی سے کام لے رہے ہیں آپ کو اس بات سے سخت حیرت ہوئی جبکہ احرار کا پھٹا ہوا جھنڈا ایک ہندو مندر کے قریب لگا ہوا دیکھا۔ آپ کو احرار کے اس جھنڈے کو غیر مسلموں کے زیر سایہ دیکھکر بہت تکلیف ہوئی اتفاق سے اسی بازار میں دو احراری بری طرح آپس میں دست و گریباں ہو رہے تھے۔ اس نظارہ نے ان کو اور بھی حیران کر دیا۔

الغرض تین یوم قادیان کے جملہ حالات کا معائنہ فرما کر نواب صاحب ممدوح اتوار کے روز بعد مغرب قادیان سے روانہ ہو گئے۔ نواب صاحب موصوف ایک تجربہ کار انسان ہیں۔ سال گذشتہ سے پیوستہ سال اعلیٰحضرت حضور نظام نے اپنی ملکہ کے ہمرکاب نواب صاحب موصوف اور انکی بیگم صاحبہ کو مکہ معظمہ روانہ فرمایا تھا۔ (لوکل نامہ نگار)

صوبہ بہار میں عید اضحیٰ کے موقع پر فسادات کا خطرہ

مظفر پور صوبہ بہار سے ہمارا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ صوبہ بہار کے اکثر اضلاع سے اس قسم کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ کہ ہندو منظم طور پر عید اضحیٰ کے موقعہ پر فریضہ قربانی کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس قسم کے خطرات مونگھیر کے ضلع میں بہت زیادہ ہیں۔ جہاں مسلمانوں کے ایسے دیہات ہیں۔ جو ہندوؤں کے دیہات میں گھرے ہوئے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی فساد کی صورت پیدا ہوئی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو جانی اور مالی طور پر سخت نقصانات کا سامنا ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ ذمہ دار حکام نے اس قسم کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پورا انتظام کیا ہوگا اور ایک طاقتور فریق کو مسلمانوں کے مذہبی فریضہ میں دست اندازی کی اجازت نہیں دی گئی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما یکم مارچ - اگرچہ سرکاری حلقوں میں اس امر سے انکار کیا جاتا ہے - کہ اطالیہ اور حبشہ کے متعلق صلح کی تجاویز زیر غور ہیں لیکن سفارتی حلقوں میں گفت وشنید جاری ہے - فرانسیسی سفیر نے مسولینی سے ملاقات کر کے گفت وشنید کی - اس گفت وشنید کے متعلق کوئی نتائج اخذ نہیں کئے جا سکتے - لیکن معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے - کہ یہ گفت وشنید محض سفارتی تعلقات کی بنا پر ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ جنیوا میں تیل پر تعزیری کارروائی کے اطلاق کے لئے سبقت نہیں کریگا - اور ہو سکتا ہے فرانس اس کی مخالفت کرے - اس لئے توقع کی جاتی ہے - کہ یہ تجویز غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائے -

نئی دہلی یکم مارچ - بجٹ کے سلسلہ میں تخفیف کی پانچ سو تحریکوں کا نوٹس دیا گیا ہے اور ابھی اور تحریکیں آ رہی ہیں - مطالبات پر بحث ۹ مارچ سے شروع ہوگی - ۱۳ مارچ کو بحث ختم کر دی جائے گی - اس لئے امید نہیں کہ پانچ چھ سے زیادہ تحریکوں پر بحث ہو سکے -

میونچ (بذریعہ ڈاک) ایک جرمن نازی اخبار ایران - ترکی - عراق اور افغانستان کے درمیان معاہدہ کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ معاہدہ مشرق قریب میں برطانیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا -

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) ایک جاپانی اخبار رقمطراز ہے - کہ سوویٹ روس اور بیرونی منگولیا کے سرداروں کے درمیان ایک فوجی معاہدہ طے پایا ہے - تاکہ اگر جاپان شمالی چین کے خود مختار صوبوں اور مانچوکو کی امداد سے روس کے خلاف لشکر کشی کرے تو روسی مفاد کی حفاظت کی جائے اس لئے جاپان کا فرض ہے کہ وہ مطالبہ کرے کہ تمام چینی فوجی سکولوں میں جاپانی ٹیچر ملازم رکھے جائیں -

رنگون یکم مارچ - برما لیجسلیٹو کونسل میں تخفیف کی تحریکوں کے سلسلہ میں سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کے سوال پر بحث کی گئی سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں تخفیف کی تحریک پاس ہو گئی - اور اس طرح گورنمنٹ کو ایک اور شکست ہو گئی -

بریلی یکم مارچ - بدایوں سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ایک کانسٹیبل اور ایک چوکیدار چند قیدیوں کو کسی تھانہ سے لا رہے تھے کہ ان پر بجلی گری - کانسٹیبل اور چوکیدار مارے گئے - اور قیدی فرار ہو گئے -

سراج گنج (بنگال) یکم مارچ - ۲۸ فروری کو کالی باڑی بازار میں زبردست آگ لگ گئی جس سے علاقہ کی تمام دکانیں جل کر تودۂ خاکستر ہو گئیں - کئی لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے -

عدیس آبابا یکم مارچ - معلوم ہوا ہے حبشی فوج کے ایک دستہ نے ۱۹ فروری کی رات کو دریائے تکازی کی طرف سے شمال کی جانب پیش قدمی کر کے اطالوی قلعہ دریائے سیت پر شبخون مارا - اور اطالوی فوج کو قلعہ سے باہر نکال کر منتشر کر دیا - اس کے علاوہ انہوں نے قلعہ کے جمع شدہ اسلحہ کے ذخیرہ اور دوسرے فوجی ساز و سامان کو آگ لگا دی -

لائل پور یکم مارچ - لائل پور میں سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس نے بوائے سکاؤٹوں کو ممنی ...ب کرتے ہوئے کہا - پنجابیوں کی دماغی اور جسمانی صحت ایسی ہے - کہ اگر صحیح معنوں میں ان کی تربیت کی جائے - تو وہ پنجاب اور اگر چاہیں تو ہندوستان پر حکمرانی کر سکتے ہیں -

لنڈن یکم مارچ - بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے - کہ جاپان کے جرنیل اراکی سابق وزیر جنگ جاپان میں ایک فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کریں گے - اس اقدام سے چین اور مانچوریا میں جاپان کی جارحانہ کارروائیوں کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے -

لنڈن یکم مارچ - برطانیہ کی دفاعی طاقت کی توسیع کرتے ہوئے سر آسٹین چیمبرلین نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ برطانیہ کے دل میں کسی سے نبرد آزمائی کی قطعاً کوئی خواہش نہیں برطانیہ نے اس امید سے اپنے آپ کو غیر مسلح کیا تھا کہ دوسرے ممالک اس کی قائم کردہ مثال کی تقلید کریں گے - مگر وہ امید پوری نہیں ہوئی -

پٹنہ یکم مارچ - بہار کونسل میں پچنیرا میں گولی چلائے جانے کے متعلق تحریک التوا پیش کرنے کی صدر نے اجازت نہیں دی -

رنگون یکم مارچ - برما کونسل میں ایک رکن نے دریافت کیا - کہ ہندوستان سے برما کی علیحدگی کے بعد کیا برما لیگ آف نیشنز کا ممبر رہے گا - ہوم ممبر نے کہا - کہ وزیر ہند اس سوال پر غور کر رہے ہیں - گورنمنٹ مزید کچھ نہیں کر سکتی

نئی دہلی یکم مارچ - مختلف صوبوں کے گورنر ہزایکسیلنسی وائسرائے کو الوداع کہنے کے لئے دہلی آنے شروع ہو گئے ہیں - کل گورنر پنجاب یہاں پہنچے -

بمبئی یکم مارچ - ہفتہ مختتمہ ۲۹ فروری کے دوران میں بمبئی سے ۶۶۰۶۱۷۵ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا - اب تک کل ۱۲۱٬۸۷٬۰۳٬۲۶۶ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے

دمشق (بذریعہ ڈاک) حکومت شام نے ایک وسیع نمائش کا انتظام کیا ہے - جس کے لئے ۸۸ ہزار لیرہ کی رقم محفوظ رکھی گئی ہے -

فلسطین کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ بندرگاہ حیفا کی توسیع کے سلسلہ میں برطانیہ ۸ ہزار پونڈ صرف کرنے والا ہے - کہا جاتا ہے کہ حیفا کی خلیج کی توسیع کی جائیگی - اور بندرگاہ کو فوجی اغراض کے مطابق بنایا جائے گا -

پٹنہ یکم مارچ - روزنامہ "حق" ۲۹ فروری لکھتا ہے - کہ موضع پار بہار ضلع دربھنگہ میں آسمان سے خون کی بارش ہوئی جس نے تین بیگھ زمین کو لالہ زار بنا دیا - زمین پر خون کے نشان دیکھے گئے - اور اب تک یہ نشانات موجود ہیں -

لاہور یکم مارچ - مسٹر جناح نے مسلم لیگ کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے دہلی جانے سے پیشتر جمعہ کے دن گورنر پنجاب سے پھر ملاقات کی - گو اس گفت وشنید کی کارروائی صیغہ راز میں ہے - تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح نے گورنر کو بتلایا کہ مسلمان لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے - کہ مسجد کے حصول کے لئے سول نافرمانی قطعی طور پر بند کر دی جائے - یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ مسٹر جناح نے اس بات پر زور دیا ہے - کہ مساجد اور قبرستانوں کی حفاظت کے لئے ایک اوقاف ایکٹ نافذ کیا جائے - یہ مطالبہ حکومت کے زیر غور ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ سکھوں سے مصالحت کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ سکھ متنازعہ زمین پر کوئی عمارت تعمیر نہ کریں - معلوم ہوا ہے - کہ مسجد شاہ چراغ (موجودہ سشن کورٹ) کو حکومت جلد مسلمانوں کے حوالے کر دیگی مسٹر جناح نے مسجد کی واپسی پر زور دیا ہے -

ڈھاکہ یکم مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول کے ۴۰ لڑکوں نے گذشتہ چار دنوں سے ہڑتال کر رکھی ہے - وجہ یہ ہے کہ شہر میں چیچک کی وبا کا زور ہے - تمام تعلیمی ادارے بند ہو گئے ہیں - مگر انجینئرنگ سکول میں تعطیل نہیں ہوئی -

جبل پور یکم مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی سر ہائیڈ گوون گورنر سی پی جولائی ۱۹۳۶ء میں چار ماہ کی رخصت پر جانے والے ہیں - ان کی جگہ مسٹر راگھوندر راؤ ہوم ممبر سی پی قائم مقام گورنر مقرر ہونگے - ہندوستان بھر میں مسٹر راؤ پہلے قائم مقام گورنر ہونگے - جو کھدر پوش ہیں - اور گاندھی ٹوپی پہنتے ہیں -

لاہور یکم مارچ - مسٹر محمد علی جناح آج صبح فرنٹیئر میل سے واپس لاہور پہنچ گئے - آپ نے قضیہ شہید گنج کے سلسلہ میں گفت وشنید کا سلسلہ شروع کر دیا ہے - آج مسلم اکابر سے آپ نے تبادلہ خیالات کیا - گفت وشنید کے متعلق رازداری سے کام لیا جا رہا ہے -

کراچی یکم مارچ - ٹاٹا کے قریب واقع مسلمانوں کا ایک گاؤں آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گیا - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس حادثہ سے متعدد اشخاص بے خانماں اور کئی مویشی جل کر خاکستر ہو گئے -

واشنگٹن یکم مارچ - مسٹر روزولٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے سینیٹ کے منظور کردہ بل پر جس کے مطابق غیر جانبداری کے قانون کی مدت میں ایک سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے - دستخط کر دیئے ہیں -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی